سیدہ فاطمہ زہرا (س) ساری خواتین سے افضل

<"xml encoding="UTF-8?>

سیدہ فاطمہ زہرا (س) ساری خواتین سے افضل...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحیح سند احادیث کے مطابق حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا دنیا کی سب سے نیک ، افضل و برتر خاتون ہیں۔

جیساکہ یہ افضلیت رسول اللہ (ص) کی بیٹی ہونے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آپ کے نیک کردار ، اخلاص،عبادت و بندگی ، معرفت اور کمالات میں دوسروں پر برتری کی وجہ سے آپ کو حاصل ہے ۔

رسول اللہ (ص) کی صحیح سند احادیث کے مطابق آپ کا عالم اسلام اور اہل جنت اور مومنین کی خواتین سے افضل ہونا مسلمات میں سے ہے ۔

یہاں تک کہ بعض روایات کے مطابق آپ دنیا کی اولین اور آخرین کی ساری عورتوں سے افضل اور برتر ہیں ،جیساکہ اہل سنت کے بہت سے علماء نے اسی چیز کا اعتراف بھی کیا ہے ؛

قال رسول اللّه (ص(: سيّدَةُ نِساءِ أَهْلِ الجَنَّةِ فاطِمَة۔

صحيح البخاري، كتاب الفضائل، باب مناقب فاطمة

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: جنت کی تمام عورتوں کی سرور و سردار فاطمہ ہیں۔

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة سِيِّدةُ نِساءِ أَهْلِ الجَنّة۔

صحيح البخاري ج 3 كتاب الفضائل باب مناقب فاطِمَة ص 1374   سنن الترمذي ج 3 ص 226

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: میری بیٹی فاطمہ جنت کی عورتوں کی سید و سردار ہے۔

قال رسول اللّه (ص): فاطِمَة سيِّدَةُ نِساءِ أُمَّتِي۔

صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب فاطمة

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: فاطمہ میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

قال رسول اللّه (ص(: حَسْبُكَ مِنْ نساءِ العالَمِيَن أَرْبَع: مَرْيمَ وَآسيَة وَخَديجَة وَفاطِمَة۔

مستدرك الصحيحين ج 3 باب مناقب فاطِمَة ص 171

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: تمام جہانوں میں فقط چار عورتیں بہترین ہیں، مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ (س)۔

قال رسول اللّه (ص(: خَيْرُ نِساءِ العالَمين أَرْبَع: مَرْيَمَ وَآسية وَخَدِيجَة وَفاطِمَة۔

الجامع الصغير ج 1 ح 4112 ص 469 الإصابة في تمييز الصحابة ج 4 ص 378

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ: جہان کی تمام عورتوں کی سردار چار خواتین ہیں، مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ،

«يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هَكَذَا...

محمد شوکانی، فتح القدير، بيروت: دار المعرفه، 1996م، ج1، ص439۔

سیده نے عرض کیا: مریم کا کیا ہو گا ؟

فرمایا: تلک سيدة نسا عالمها؛ وہ اپنے زمانے کی خواتین کی سردار تھیں۔

«يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هَكَذَا...

۔ المستدرك علي الصحيحين للحاكم النيشابوري، ج3، ص156 ۔ الكامل في التاريخ لإبن الأثير، ج5، ص537 ۔ أسد الغابة في معرفة الصحابة لإبن الأثير، ج4، ص16 ۔ الإصابة لإبن حجر، ج8، ص102 ۔ سير أعلام النبلاء للذهبي، ج2، ص126۔

کیا آپ خوشنود نہیں ہونگی کہ دنیا کی خواتین کی سردار قرار پائیں اور اس امت کی خواتین کی سیدہ قرار پائیں اور با ایمان خواتین کی سیدہ قرار پائیں؟"

اہل سنت کے علماء کے اقوال

1۔ آلوسی مفسر:

آلوسی نے سورہ آل عمران کی آیت 42 کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ "اس آیت سے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا پر حضرت مریم سلام اللہ علیہا کی برتری اور فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اس آیت میں "نساء العالمین" سے مراد تمام زمانوں اور تمام ادوار کی خواتین مراد ہوں مگر چونکہ کہا گیا ہے کہ اس ایت میں مراد حضرت مریم کے زمانے کی عورتیں ہیں لہذا ثابت ہے کہ مریم (س) سیدہ فاطمہ (س) پر فضیلت نہیں رکھتیں"۔

آلوسی لکھتے ہیں: رسول اللہ (ص) نے ارشاد فرمایا ہے: "اِنّ فاطمة البتول أفضل النساء المتقدمات و المتأخرات؛ فاطمہ بتول (س) تمام گذشتہ اور آئندہ عورتوں سے افضل ہیں"۔

آلوسی کے بقول "اس حدیث سے تمام عورتوں پر حضرت سیدہ فاطمہ (س) کی افضلیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ سیدہ (س) رسول اللہ (ص) کی روح و جان ہیں، چنانچہ سیدہ فاطمہ (س) عائشہ ام المؤمنین پر بھی برتری رکھتی ہیں"۔-

محمود آلوسی، روح المعانی، ج3، ص138۔

السہیلی:

السہیلی رسول اللہ (ص) کی معروف حدیث "فاطمة بضعة منی" کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "میری رائے میں کوئی بھی "بضعةالرسول (ص)" سے افضل و برتر نہیں ہو سکتا"۔ ۔

35 ۔ روض الانف، (مصر: مکتبة الکلیات الازھریة)، ج1، ص279۔

۔ الزرقانی:

الزرقانی لکھتے ہیں: "جو رائے امام المقریزی، قطب الخضیری اور امام السیوطی نے واضح دلیلوں کی روشنی میں منتخب کی ہے یہ ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت مریم (س) سمیت دنیا کی تمام عورتوں سے افضل و برتر ہیں"۔

روض الانف، (مصر: مکتبة الکلیات الازھریة)، ج1، ص279۔

ڈاکٹر محمدطاہر القادری:

مشہور و معروف سنی عالم دین ڈاکٹر محمد طاہر القادری چار خواتین کی افضلیت سے متعلق احادیث کا حوالہ دیتے ہیں اور لکھتے ہیں: "احادیث میں کسی قسم کا تعارض (تصادم) نہیں ہے کیونکہ دیگر خواتین یعنی: مریم، آسیہ اور خدیجہ (س)، کی افضلیت کا تعلق ان کے اپنے زمانوں سے ہے یعنی وہ اپنے زمانوں کی عورتوں سے بہتر و برتر تھیں لیکن حضرت سیدہ عالمین (س) کی افضلیت عام اور مطلق ہے اور پورے عالم اور تمام زمانوں پر مشتمل [یعنی جہانشمول اور زمانشمول] ہے"

ـ الدرة البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزہراء، (لاہور: منہاج القرآن، 2003م)، ص33، کتاب کا حاشیہ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

حضرت مریم (س) پر سیدہ فاطمہ (س) کی افضلیت شاعر مشرق جناب علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی نگاہ میں:

مریم از یک نسبت عیسی عزیز

از سه نسبت حضرت زهرا عزیز

مریم عیسی علیہ السلام کے حوالے سے ایک ہی نسبت سے بزرگ و عزیز ہیں؛ جبکہ حضرت زہراء تین نسبتوں سے بزرگ و عزیز ہیں

نور چشم «رحمة للعالمین»

آن امام اولین و آخرین

سیدہ رحمۃللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نورچشم ہیں؛ جو اولین و آخرینِ عالَم کے امام و رہبر ہیں

آن که جان در پیکر گیتی رسید

روزگار تازه آیین آفرید

وہی جنہوں نے گیتی (کائنات) کے پیکر میں روح پھونک دی؛ اور ایک تازہ دین سے معمور زمانے کی تخلیق فرمائی

بانوی آن تاجدار «هل اتی»

مرتضی مشکل گشا شیر خدا

وہ "ہل اتی" کے تاجدار، مرتضی مشکل گشا، شیرخدا علیہ السلام کی زوجۂ مکرمہ اور بانوئے معظمہ ہیں

پادشاہ و کلبہ ای ایوان او

یک حسام و یک زرہ سامان او

علی علیہ السلام بادشاہ ہیں جن کا ایوان ایک جھونپڑی ہے اور ان کا پورا سامان ایک شمشیر اور ایک زرہ ہے

مادر آن مرکز پرگار عشق

مادر آن کاروان سالار عشق

ماں ہیں ان کے جو عشق کا مرکزی نقطہ اور پرگار عشق ہیں اور وہ کاروان عشق کی سالار

آن یکی شمع شبستان حرم

حافظ جمعیت خیر الأُمَم

وہ دوسرے (امام حسن مجتبی علیہ السلام) شبستان حرم کی شمع اور بہترین امت (امت مسلمہ) کے اجتماع و اتحاد کے حافظ

تا نشینند آتش پیکار و کین

پشت پا زد بر سر تاج و نگین

اس لئے کہ جنگ اور دشمنی کی آگ بجھ جائے آپ (امام حسن) (ع) نے حکومت کو لات مار کر ترک کردیا۔

و آن دگر مولای ابرار جهان

قوّت بازوی احرار جهان

اور وہ دوسرے (امام حسین علیہ السلام)؛ دنیا کے نیک سیرت لوگوں کے مولا؛ اور دنیا کے حریت پسندوں کی قوت بازو

در نوای زندگی سوز از حسین

اهل حق حریت آموز از حسین

زندگی کی نوا میں سوز ہے تو حسین (ع) سے ہے اور اہل حق نے اگر حریت سیکھی ہے تو حسین (ع) سے سیکھی ہے

سیرت فرزندها از اُمّهات

جوهر صدق و صفا از اُمّهات

فرزندوں کی سیرت اور روش زندگی ماؤں سے ورثے میں ملتی ہے؛ صدق و خلوص کا جوہر ماؤں سے ملتا ہے

بهر محتاجی دلش آن گونه سوخت

با یهودی چادر خود را فروخت

ایک محتاج و مسکین کی حالت پر ان کو اس قدر ترس آیا کہ اپنی چادر یہودی کو بیچ ڈالی

مزرع تسلیم را حاصل بتول

مادران را اسوه کامل بتول

تسلیم اور عبودیت کی کھیتی کا حاصل حضرت بتول سلام اللہ ہیں اور ماؤں کے لئے نمونۂ کاملہ حضرت بتول (س)

۔ محمد اقبال، کلیات اشعار اقبال، (لاہور: مطبوعہ نسائی)، ص103۔

اسکین دیکھیں

مُسْنَد الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١هـ)

أشرف على تحقيقه
الشيخ شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه
شعيب الأرنؤوط   عادل مرشد

الجزء الرابع

@hakim

مؤسسة الرسالة

٢٦٦٨ - حدثنا يونس، حدثنا داود بن أبي الفرات، عن عِلْباء، عن عِكْرِمة

عن ابن عباس، قال: خطَّ رسولُ الله ﷺ في الأرض أربعةَ خطوط، قال: «أتدرون ما هذا؟» فقالوا: الله ورسولُه أعلم. فقال رسول الله ﷺ: «أفضلُ نساء أهل الجنة: خديجةُ بنت خُويلد، وفاطمةُ بنت محمد، وآسيةُ بنت مُزاحم امرأةُ فرعون، ومريمُ ابنةُ عِمران»(١).

٢٦٦٩ - حدثنا يونس، حدثنا ليث، عن قيس بن الحجّاج، عن حَنَش الصنعاني

عن عبد الله بن عباس، أنه حدثه: أنه ركب خلفَ رسول الله ﷺ يوماً، فقال له رسولُ الله ﷺ: «يا غلامُ، إني مُعلِّمك كلماتٍ: احفَظِ الله

= وربما نُسب إلى جده، وهو ضعيف ضعفه أحمد ويحيى بن معين والنسائي وغيرهم، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد تقدم نحوه من طريق آخر صحيح برقم (٢٦٦٨).

أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعة العبدي.

وأخرجه الطيالسي (٢٧١٠)، وعبد بن حميد (٧٠٧)، والطبراني (١٢٧٧٩) من طريق عن البراء الغنوي، بهذا الإسناد.

وأورده البخاري في «التاريخ الكبير» ٢/١١٩ و١٢٠ معلقاً من طريق عن البراء، به. وسيأتي برقم (٢٧٧٨).

(١) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. عِلباء: هو ابن أحمر اليشكري.

وأخرجه أبو يعلى (٢٧٢٢)، والحاكم ٣/١٨٥ من طريق يونس بن محمد المؤدب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه بهذه السياقة.

وأخرجه عبد بن حميد (٥٩٧)، والطحاوي في «مشكل الآثار» (١٤٨)، وابن حبان (٧٠١٠)، والطبراني (١١٩٢٨) من طريق عن داود بن أبي الفرات، به. وسيأتي برقم (٢٩٠١) و(٢٩٥٧).

@hakim

المستدرك على الصحيحين

الجزء الثاني

@hakim

[illegible]

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

٣٨٣٦/٩٧٣ - حدثنا أبو النضر محمد بن يوسف الفقيه، ثنا عثمان بن سعيد الدارمي.

وحدثنا أبو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، ثنا يحيى بن محمد بن يحيى قالا: ثنا أبو الوليد الطيالسي، ثنا داود بن أبي الفرات، عن علباء بن أحمر اليشكري، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خط رسول الله ﷺ أربع خطوط ثم قال: «أتدرون ما هذا؟» قالوا: الله ورسوله أعلم قال: «إن أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم بنت عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون مع ما قص الله علينا من خبرها في القرآن ﴿قالت رب ابن لي عندك بيتاً في الجنة ونجني من فرعون وعمله ونجني من القوم الظالمين﴾» [التحريم: ١١].

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذا اللفظ إنما اتفقا على الحديث الثاني:

٣٨٣٧/٩٧٤ - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا أحمد بن عبد الجبار، ثنا يونس بن بكير، عن هشام بن عروة.

وحدثنا أبو العباس السياري، ثنا أبو الموجه، أنبا صدقة بن محمد، ثنا سليمان، عن هشام بن عروة.

وأخبرني محمد بن عبد الله بن قريش، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا ابن نمير، وأبو أسامة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب، عن عمه علي بن أبي طالب رضي الله عنهم قال: قال رسول الله ﷺ: «خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة».

٣٨٣٦ - قال في التلخيص: صحيح.

٣٨٣٧ - قال في التلخيص: أخرجاه. [illegible]

@hakim

روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

HADANA.IR

على حكاية بشارتها بعيسى عليه السلام للتنبيه على أن كلاً منهما مستحق للاستقلال بالتذكر ولو تظافر قدم بعضها، وعلى الثاني لا إشكال في الترتيب وتكون حكمة تقدم هذه البشارة على البشارة الإشارة إلى كونها عليها السلام قبل ذلك مستعدة لفيضان الروح عليها بما هي عليه من التبتل والانقياد حسب الأمر، ولعل الأول أولى. قاله الإمام. نعم إن التأسيس خير من التأكيد (والمراد من نساء العالمين) قيل: جميع النساء في سائر الأعصار، واستدل به على أفضليتها على فاطمة وخديجة وعائشة رضي الله تعالى عنهن، وأيد ذلك بما أخرجه ابن عساكر في أحد الطرق عن ابن عباس أنه قال: «قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: سيدة نساء أهل الجنة مريم بنت عمران، ثم فاطمة، ثم خديجة، ثم آسية امرأة فرعون» وبما أخرجه ابن أبي شيبة عن مكحول، وقريب منه ما أخرجه الشيخان عن أبي هريرة قال: «قال رسول الله ﷺ: خير نساء ركبن الإبل نساء قريش أحناه على ولد في صغره وأرعاه على بعل في ذات يده ولو علمت أن مريم ابنة عمران ركبت بعيراً ما فضلت عليها أحداً» وبما أخرجه ابن جرير عن فاطمة صلى الله تعالى على أبيها وعليها وسلم أنها قالت: «قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أنت سيدة نساء أهل الجنة إلا مريم البتول» وقيل: المراد نساء عالمها فلا يلزم منه أفضليتها على فاطمة رضي الله تعالى عنها، ويؤيده ما أخرجه ابن عساكر من طريق مقاتل عن الضحاك عن ابن عباس عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال: «أربع نسوة سادات عالمهن مريم بنت عمران، وآسية بنت مزاحم، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد ﷺ وأفضلهن عالماً فاطمة» وما رواه الحرث بن أسامة في مسنده بسند صحيح لكنه مرسل «مريم خير نساء عالمها» وإلى هذا ذهب أبو جعفر رضي الله تعالى عنه وهو المشهور عن أئمة أهل البيت، والذي أميل إليه أن فاطمة البتول أفضل النساء المتقدمات والمتأخرات من حيث إنها بضعة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بل ومن حيثيات أخر أيضاً، ولا يعكر على ذلك الأخبار السابقة لجواز أن يراد بها أفضلية غيرها عليها من بعض الجهات وبحيثية من الحيثيات - وبه يجمع بين الآثار - وهذا سائغ على القول بنبوة مريم أيضاً إذ البضعية من روح الوجود وسيد كل موجود لا أراها تقابل بشيء «وأين الثريا من يد المتناول» ومن هنا يعلم أفضليتها على عائشة رضي الله تعالى عنها الذاهب إلى خلافها الكثير محتجين بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم: «خذوا